UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol. 3 | Issue 2 |June -2020

DOI: 10.33195/journal.v3i2.263

سیفِ چشتیائی کے مضامین و خصوصیات: ایک تحقیقی مطالعہ

Research Study on the discourses and features of Saif e Chishtiyaī

Hafiz Fareed Ud Din
Ph.D. Scholar, Department of Islamic Studies,
The Islāmia University of Bahawalpur, Pakistan

Dr. Hafiz Mohammad Nasrullah Khan
Assistant Professor, Department of Islamic Studies,
The Islāmia University of Bahawalpur, Pakistan

Abstract:
Saif-e-Chishtiyai is written by the great Islamic Scholar and Saint of Sub-Continent Syed Pir Mehr Ali Shah. He was born in 1859 in Golra Sharif (Islamabad). He wrote three books against Qadiyanism. First one is "Hadyat ur Rasool" in Persian language, second one is "Shams ul Hidayat fi isbat Hayat ul Maseeh" in Urdu language and third one is "Saif-e-Chishtiyai" also in Urdu Language. In this book Pir Mehr Ali Shah discussed Qadiyani's believes, Claims (Maseeh-e-Mauood and Zilli, Burozi Prophethood) and refutate the arguments of Mirza Gulam Ahmed Qadiyani and Molvi Ahsan Amrohi in the light of Quran, Hadith, Fiqh, Logic, Dictionary, Arabic Grammar, wisdom and Ijma-e-Ummat.
Keywords: *Saif-e-Chishtiyai, Syed Pir Mehr Ali Shah, Qadiyanism, Qadiyani, Maseeh.*

سید پیر مہر علی شاہؒ یکم رمضان المبارک 1275ھ، 1859ء بروز سوموار کو اسلام آباد میں پیدا ہوئے۔ چار برس کی عمر میں خانقاہ گولڑہ شریف کے درس میں قرآن مجید پڑھنا شروع کیا۔ حافظہ اس قدر تھا کہ جب آپ نے ناظرہ قرآن مجید ختم کیا تو اُس وقت آپکو پورا قرآن حفظ ہو چکا تھا۔ عربی فارسی اور صرف نحو کی تعلیم مولوی غلام محی الدین جو کہ علاقہ پکھی (ہزارہ) کے رہنے والے تھے، سے حاصل کی۔ جنہوں نے آپؒ کے والد گرامی سے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ نے صاحبزادہ کو ایسا ذہنِ رسا اور اعلیٰ دماغ عطا فرمایا ہے کہ ہر سبق حفظ سنا دینے کے علاوہ بعض اوقات ایسے دقیق سوالات کرتا ہے کہ اُن کا جواب دینے سے اپنے آپ کو عاجز پاتا ہوں۔ لہٰذا اسے کسی بڑے فاضل استاد کے پاس ہونا چاہیے[1]۔ سات برس کی عمر میں علوم متداولہ کی تعلیم کا آغاز مولانا محمد شفیع قریشی کے پاس کیا۔ پندرہ برس کی عمر میں تفسیر، حدیث اور فقہ کی تعلیم علی گڑھ مولانا لطف اللہ علی گڑھیؒ (جو اس وقت ہندوستان میں استاذ الکل تھے اور آپ کے شاگردوں کا سلسلہ ملک کے طول و عرض میں پھیلا ہوا تھا) سے تعلیم حاصل کی۔ انہوں نے آپؒ کو قرآن مجید کی تعلیم اور کتب احادیث کی روایت کی اجازت مرحمت فرمائی[2]۔ بعد ازاں سہارنپور میں مولانا احمد علی محدثؒ کے درس میں داخل ہوئے۔ آپؒ نے مولانا لطف اللہؒ اور مولانا احمد علی سہارنپوریؒ سے تعلیم اور خواجہ شمس الدین سیالویؒ سے خلافت ان کی عمر کے آخری ادوار میں حاصل کی۔ تقریباً بیس برس کی عمر میں علومِ رسمیہ و متداولہ کی تکمیل کے

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol. 3 | Issue 2 |June -2020
DOI: 10.33195/journal.v3i2.263

بعد 1878ء میں اپنے وطن واپس تشریف لائے اور 1882ء تک ہمہ تن تعلیم و تدریس میں مشغول ہو گئے۔[3] سیاست و حکام سے استغنائیت اس قدر تھی کہ زندگی بھر بھیانک حالات میں بھی کسی سیاسی شخصیت و حکومتی رکن کے پاس تشریف نہیں لے گئے۔ لیکن ناموسِ رسالت ﷺ کے محاذ پر یک جان ہو کر لڑے گی اور کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کیا" اور نہ ہی برطانوی حکومت کی طرف سے سینکڑوں مربعہ اراضی بطور جاگیر دینے کے باوجود انگریز حکومت کی دعوت قبول فرمائی۔[4] آپؒ نے نیچریت کی تردید کی جو ملک میں انگریزی تعلیم و تربیت کے باعث فروغ پا رہی تھی۔ لیکن آپؒ کو انگریزی بطور زبان پڑھنے اور سیکھنے پر اعتراض نہ تھا۔ ایسی مغربی لادینی تہذیب کی آپؒ نے شدید مذمت فرمائی جو اسلام سے بیگانہ کر دے اور عقل محض کو کورانہ تقلید کا پابند بنا دے۔ اسی طرح آپؒ کے زمانہ میں افراط و تفریط کی شکار کئی مذہبی اور سیاسی تحریکیں وجود میں آئیں جن میں ایک چکڑالویت ہے۔ مولوی عبداللہ چکڑالوی نے حدیث کی حجت سے انکار کرتے ہوئے ایک نیا فرقہ "اہل قرآن" کھڑا کر دیا۔ اس کے مقابلے میں آپؒ نے جا بجا علم حدیث کی تدریس پر زور دیتے ہوئے دورہء حدیث کے دروس جاری کروائے۔ اسی طرح فتنہ قادیانیت کے خلاف قلمی و لسانی جہاد فرمایا اور آپؒ نے ہدیۃ الرسول، شمس الہدایۃ اور سیف چشتیائی تردیدِ مرزائیت میں بے نظیر و لاجواب کتب تصانیف فرمائیں۔ آپؒ کی وفات 29 صفر 1356ھ بمطابق 11 مئی 1937ء کو ہوئی۔ جامع مسجد گولڑہ شریف کی بائیں جانب تدفین کی گئی[5]۔

تصانیف:

تحقیق الحق فی کلمۃ الحق:

یہ کتاب تصوف کے موضوع پر کلمہ طیبہ کی تشریح و توضیح اور مسئلہ وحدت الوجود (صوفیائے کرام کے مکشوفات) کے حوالے سے لکھنؤ کے مشہور صوفی مولانا سید عبدالرحمٰن صاحب کی کتاب "کلمۃ الحق" کے جواب میں تحریر فرمائی گئی۔

تصفیہ مابین سنی و شیعہ:

تخالف مذہبی مابین سنی و شیعہ کوئی نیا اختلاف نہیں۔ سلف صالحین نے وقتاً فوقتاً اہل بیت سے محبت رکھنے کے وجوب اور خلفائے اربعہ کی حقانیت کے اہم موضوع پر نہایت شائستہ انداز میں اظہار خیال فرمایا۔ لیکن انیسویں صدی میں اس تخالف میں ایک نئے رجحان کا اضافہ ہوا اور یہ سمجھا جانے گا کہ اہل سنت ہونے کے لیے یہ ضروری ہے کہ انسان اہل بیت کے خلاف بغض اور بنی امیہ کے ساتھ محبت رکھے۔ حالانکہ اہل سنت کبھی بھی اس شقاوت میں ملوث نہیں ہوئے۔ بلکہ ان کے عقائد میں حضرت رسول اللہ ﷺ کے خاندان سے مودت کو مدار ایمان مانا گیا

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol. 3 | Issue 2 |June -2020
DOI: 10.33195/journal.v3i2.263

ہے۔ مگر اس تخالف کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ اہل سنت نے بمقابلہ اہل تشیع اپنی محافل میں صرف دفع ملاعن و مطاعن کی طرف ہی رخ کیااور اہل بیت علیہم السلام کے فضائل و مناقب بیان کرنے میں کم توجہ دی۔ اس صورتحال میں پیر صاحبؒ نے شیعہ سنی مباحث کے اہم موضوعات پر داعیٔ اعتدال وانصاف کے ساتھ سلیم الطبع حضرات پر راہ صداقت و حقیقت واضح کی ہے۔

شمس الہدایت فی اثبات حیات المسیح:

پیر صاحبؒ نے یہ کتاب حضرت مسیح علیہ السلام کے زندہ رفع آسمانی بجسدہ العنصری بعینہٖ اور قرب قیامت زمین پر نزول فرمانے کے موضوع پر کتاب وسنت اور اجماع امت کی روشنی میں تصنیف فرمائی۔ اس میں مرزا کے تمام تاویلات، الہامات وغیرہ کو باطل قرار دے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کو ثابت کیا گیا ہے۔

ہدیۃ الرسول:

اس کتاب میں پیر صاحبؒ نے حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی حیات، رفع الی السماء اور نزول الی الارض کو قرآن حدیث کی روشنی میں نہایت مدلل انداز سے وضاحت فرمائی ہے۔ یہ کتاب فارسی زبان میں ہے۔

سیفِ چشتیائی یعنے حجۃ اللہ البالغۃ علی الشمس البازغۃ واصلاح الفصیح لا عجاز المسیح:

مرزا صاحب نے "اعجاز المسیح" کے نام سے سورۃ فاتحہ پر اپنی تفسیر شائع کی جس میں اس نے لکھا کہ یوم الدین سے مراد مسیح موعود یعنی مرزا غلام احمد قادیانی کا زمانہ ہے۔ پیر صاحبؒ نے مرزائیوں کی ہر دو کتاب (اعجاز المسیح اور شمس بازغہ) کے رد میں شہرہ آفاق کتاب "سیفِ چشتیائی یعنے حجۃ اللہ البالغۃ علی الشمس البازغۃ واصلاح الفصیح لا عجاز المسیح" تصنیف فرمائی جو 1902ء میں شائع ہو کر برصغیر کے علماء و مشائخ میں مفت تقسیم کی گئی۔ اس کتاب میں حیات مسیح علیہ السلام کو ثابت کیا گیا اور ختم نبوت کے منکرین کی مناظرانہ اسلوب اور سوال وجواب کے پیرایہ میں محققانہ انداز میں تردید کی گئی ہے۔

سیفِ چشتیائی کے ابحاث و مضامین:

1. مرزا غلام احمد قادیانی کے مدعی نبوت اصلی ہونے کا ثبوت اور اُس کی تردید کی گئی ہے۔ شمس بازغہ میں امروہی صاحب کے خطبہ کے الفاظ" واشهد ان محمدًا خاتم النبيين لانبي بعده"کے ضمن میں پیر صاحب فرماتے ہیں امروہی صاحب کی اس شہادت پر ان سے سوال کرتے ہیں کہ آپ اگر آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیین مانتے ہیں تو مرزا قادیانی کو دعوی نبوت میں کاذب کیوں نہیں سمجھتے؟ کیا اُس نے دعویٰ نبوت نہیں کیا؟ اور بذریعہ اشتہار مورخہ 5 نومبر 1901ء جس کا عنوان "ایک غلطی کا ازالہ" جلی قلم سے لکھا ہوا

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol. 3 | Issue 2 |June -2020
DOI: 10.33195/journal.v3i2.263

ہے۔ للکار کے نہیں پکارا کہ میں نبی اور رسول ہوں؟ بظاہر ظلیت، بروزیت اور فنافی الرسول کے الفاظ کو سپر بنا رکھا ہے مگر فی الحقیقت نبوت اصلیہ کا مدعی ہے۔ فیصلہ مقدمہ مرزائیہ بہاول پور مورخہ 7فروری1935ء میں جج اکبر خان لکھتے ہیں کہ "مرزا صاحب کی تحریروں سے یہ نتیجہ درست طور پر اخذ کیا گیا ہے کہ وہ صاحب شریعت نبی ہونے کا دعویدار تھا۔ گو بعد میں اُس نے اپنے اس دعوے میں کامیاب نہ ہونے کی صورت دیکھ کر اس پر زیادہ زور نہیں دیا اور اپنے ان اقوال کی جن سے صاحب شریعت نبی ہونے کے نتائج اخذ ہوتے مختلف توجیہات (یعنی ظلی بروزی نبی) دینا شروع کردیں"[6]۔

2. قادیانی الہامات کی چھ حصوں میں تقسیم کی گئی ہے اور ان سے برآمد ہونے والے مہلکہ نتائج سے اہل اسلام کو خبردار کیا گیا ہے۔
3. حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے نزول پر اجماع کی وضاحت کی گئی ہے کہ وہ جسد عنصری کے ساتھ زندہ آسمان پر اُٹھا لیے گئے اور وہ زندہ حیات ہیں اور قرب قیامت اُسی جسد عنصری کے ساتھ زمین پر نزول فرمائیں گے۔ جبکہ قادیانیوں نے مسلمانوں کے اس اجماعی عقیدہ کے خلاف کتاب وسنت میں تحریف کر کے عوام الناس کو دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ عیسیٰؑ مر گئے اُن کا نزول بمثیلہ ہوگا نہ کہ بعینہ۔ قادیانیوں کے اس عقیدے کی مدلل انداز میں تردید کی گئی ہے۔
4. قادیانی کے دعوی "مسیح موعود" کے تین مقدمات بیان کیے ہیں:
   (i) مسیح ابن مریم فوت ہو چکے ہیں۔
   (ii) موتٰی مرنے کے بعد دوبارہ دنیا میں نہیں آتے۔
   (iii) الہامات ۔

ان تینوں مقدمات کی دلائل قاطعہ کے ساتھ تردید کی گئی ہے۔ بعد ازاں قادیانی کی تعدد معراج النبی ﷺ پر تین اعتراضات کے جوابات دیے گئے ہیں۔

5. قادیانی کی تفسیر فاتحہ بعنوان اعجاز المسیح کا تنقیدی جائزہ لیتے ہوئے 100 عدد قرآن، مثل مشہور محاورہ، مقامات حریری سے مسروقہ عبارات، فصاحت وبلاغت کے منافی اصول، بے ربط وخلاف محاورہ عبارات، نحوی قواعد کے منافی عبارات، عبارت کی تقدیم وتاخیر، صفت موصوف، معرفہ نکرہ، معرف باللام، ضمائر اشعار وغیرہ کے خلاف قواعد استعمال کی نشاندہی واصلاح کی گئی ہے۔ پیر صاحبؒ فرماتے ہیں کہ قادیانیوں نے نبوت کا معیار قرآن دانی اور انشاء پردازی کو سمجھ رکھا ہے۔ اور اجابت دعوت مناظرہ لاہور کو غیر ممکن

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol. 3 | Issue 2 |June -2020
DOI: 10.33195/journal.v3i2.263

الوقوع سمجھا لیکن معاملہ برعکس ہوا۔ تفسیر کے آخر میں مرزا کی طرف سے دی گئی گالیوں کے جواب میں پیر صاحبؒ فرماتے ہیں کہ "مجھے منہ بھر گالیاں دے لیویں مگر کتاب اللہ وسنت رسول ﷺ اور اجماع امت مرحومہ میں دخل بے جانہ دیں"[7]۔

6. مرزا صاحب کی پیشین گوئیاں بیان کر کے ان کی نفسانی خواہشات کا پردہ چاک کیا گیا ہے۔ ایسے دجل و فریب کرنے والے مکار صاحبِ الہام ہر گز نہیں ہو سکتے۔ پیشین گوئیاں شیطانی وساوس اور مالیخولیا کے سوا کچھ نہیں۔ مرزا قادیانی کے کشف والہام کو مالیخولیا سے تعبیر کیا گیا ہے[8]۔
7. علامات ظہور مہدی وشناخت مہدی کو کتب احادیث (سنن دار قطنی، ابوداؤد، ترمذی، مستدرک حاکم، ابن ماجہ) اور مؤلفات نواب محمد صدیق حسن سے بیان کیا گیا ہے۔
8. نزول مسیح ابن مریمؑ کے متعلقہ احادیث سنن ابی داؤد، مسند احمد، بخاری اور امام شوکانی کی کتاب التوضیح سے مختلف صحابہ کرام سے مروی متواتر احادیث سے وضاحت کی گئی ہے۔
9. بزعم قادیانی مسیح ابن مریمؑ کی قبر سری نگر کشمیر میں ہے، کی جغرافیائی وضاحت کے ساتھ تردید کی گئی ہے۔
10. مولوی احسن امروہی کی کتاب شمس بازغہ کے صفحہ بہ صفحہ اندراجات کے ترتیب کے ساتھ امروہی صاحب کی علمی افلاس کو بے نقاب کیا گیا ہے۔ حضرت الشیخ الجامع غلام محمد گھوٹویؒ اپنی ایک قلمی یادداشت میں لکھتے ہیں کہ "حضرت پیر مہر علی شاہؒ کی ذہانت کا یہ عالم تھا کہ مناظرہ اور اسکات خصم میں مناظرین کے سوال واعتراض سے جواب نکالا کرتے اور اُن کی اپنی کلام و دلیل سے اُنہیں الزام دیا کرتے[9]۔ سیف چشتیائی میں نادر استدلال، بلند پایہ علمی مضامین اور مسئلہ زیرِ بحث پر سوال وجواب کے پیرایہ میں واضح و دلنشین انداز اور تجزیہ کا اُسلوب اپنایا گیا ہے۔ یہ کتاب مناظرانہ طرز میں تحریر کی گئی ہے۔
11. شمس الہدایت پر امروہی صاحب جو شمس بازغہ میں اعتراضات کیے ہیں اُن کے صفحہ بہ صفحہ کل 248 اعتراضات کو "قولہ" سے اور جوابات کو "اقول" سے تعبیر کر کے ترکی بہ ترکی مدلل و محقق انداز میں جوابات دیے گئے ہیں اور براہین قاطعہ سے تردید کی گئی ہے۔ بعض اوقات کچھ صفحات کے ماحصل کا ایک ہی جواب تفصیل سے دیا گیا ہے۔ اِن 248 اعتراضات میں کچھ مکررات ہیں جن کی وضاحت ایک جگہ دینے کے بعد دوسری جگہ نہیں کی گئی۔ بعض اعتراضات ایسے لغو اور جہل مرکب ہیں اُن کے جوابات دینے سے یہ کہہ کر "بوجوہ مردود ہونے کے قابل تردید نہیں"[10] گریز کیا گیا ہے جبکہ کچھ اعتراضات یہ کہہ کر "طلباء بھی اس کا جواب دے سکتے ہیں[11]، طلباء بھی ہنس رہے ہیں، طلباء دھجیاں اُڑا سکتے ہیں، کودن طالبعلم

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol. 3 | Issue 2 |June -2020
DOI: 10.33195/journal.v3i2.263

بھی سمجھ سکتا ہے[12]" اجمالی طور پر وضاحت کرتے ہیں۔ مزید یہ کہ جب امر وہی صاحب جاہلانہ اعتراض کرتے ہیں تو فرماتے ہیں "کاش شمس الہدایت کسی عالم سے سبقاً پڑھ لی ہوتی "[13] یا طنزیہ طور پر کہتے ہیں "سبحان اللہ نقل استدلال واستنباط دونوں ماشاءاللہ صداقت اور لیاقت سے مالامال ہیں"[14]۔ اسی طرح یہ بھی فرماتے ہیں "اشتہار بازی جو نئے پیغمبر نے مع اتباع کے طرز جدید عوام کو دھوکا دینے اور سونے کی مچھلی پھنسانے کے لیے دامِ تزویر بنار کھا ہے۔ بھلا اہل عقل و دیانت کب اس دھوکے میں آتے ہیں"[15]۔

خصوصیات:

1۔ قادیانی عقائد و نظریات کی توضیح و تردید:

پیر صاحبؒ قادیانیوں کے دجل اور نظریات کی بنیادی وجوہات معتزلہ، جہمیہ اور فلاسفہ کی پیروی قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ "چند جہلاء نے معتزلہ میں سے اس پہلو کو اختیار کیا ہے کہ پہلے صرف عقلِ جزئی کو مشعل راہ بنا کر نصوص میں تاویل اور ردوبدل کیا ہے۔ اس مسلک میں ان کو تین وجوہ سے دھوکا ہوا ہے۔

- ایک تو عقلِ جزئی کے استقرارِ ناقص کا نام قانون قدرت رکھا۔ اور ظاہر ہے کہ جُزئیاتِ معدودہ کے احوال پر نظر ڈالنے سے قاعدہ کلیہ استنباط نہیں کیا جاسکتا۔
- دوسرا مستبعداتِ عقلیہ کو محالاتِ عقلیہ سے شمار کیا۔
- تیسرا آیات واحادیث کو ان معانی پر محول کیا جو بالکل بر خلاف ہیں طرز محاورہ دانوں اور اُن لوگوں کے جنہوں نے نورِ نبوت سے بالمشافہ معانی مرادہ کا استفاضہ کیا۔

قادیانی صاحب اہل اعتزال سے دو قدم آگے:

1) ایک دعویٰ مسیحیتِ موعودہ و مہدویت اور نبوت ورسالت
2) اور دوسرا اس چالاکی ودجل وجہالت میں کہ ہمارا ایمان وغلبۂ محبت بہ آنحضرت ﷺ امور ذیل کو گوارا نہیں کر سکتا کہ:

- آنحضرت ﷺ تو باں عزوشرف جس میں وہ کل انبیاء علیہم السلام سے فائق ہیں، مدینہ طیبہ کی خاک میں مدفون ہوں اور عیسیٰ ابن مریمؑ آسمانوں پر جا بسے۔
- آنحضرت ﷺ کے لیے عمر شریف 63 سال ہی عطا کی جاوے اور عیسیٰ ابن مریمؑ دو ہزار سال پر بھی بس نہ کریں۔
- عیسیٰ ابن مریمؑ کو بوجہ استغناء کے کھانے پینے سے حی قیوم سمجھا جاوے۔

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol. 3 | Issue 2 |June -2020
DOI: 10.33195/journal.v3i2.263

- آنحضرت ﷺ کے لیے تو اور عوام کی طرح والدین ہوں جبکہ عیسیٰ ابن مریمؑ کے باپ نہ ہو۔ وغیرہ

ایہا الناظرون اِس سب امورِ مذکورہ و نظائر ہا میں قادیانی صاحب کے پیش امام اہل اعتزال، اور جہمیہ و فلاسفہ ہی ہیں۔ یعنی صرف زعمی قانون قدرت کو مشعل راہ بنایا ہے۔ اور تقریر مذکور بلباس محبوں اور مؤمنوں کاملوں کے دجل ہے۔ گویا لوگوں کی آنکھوں میں اپنی نئی نئی طرز کو در لباسِ عشاق دِکھاتے ہیں۔ ہاں دعویٰ نبوت ورسالت و مسیحیتِ موعودہ میں الہام سے کام لیا ہے۔ پھر الہام بھی وہ جو علاوہ بطلان فی نفسہٖ کے تعارض و تخالف بھی رکھتا ہے نہ صرف اپنے الہامات میں، بلکہ دوسرے ملہمین و محدثین کے الہامات سے بھی الگ اور مختلف ہے۔ اور مرزا قادیانی کے دجل سے آنحضرت ﷺ کی ممکنہ گستاخیاں سامنے آتی ہیں:

- آنحضرت ﷺ کے کشف پاک اور مرزا جی کے خبط ناپاک میں تطبیق کی کوئی صورت نہیں بن پڑتی بغیر اسکے کہ یا تو آنحضرت ﷺ کی وحی صادق کو العیاذ باللہ کاذب کہا جاوے یا کل احادیث کو بروزی نزول پر حمل کیا جاوے۔
- آنحضرت ﷺ کے لیے خطائی التعبیر ٹھہرا کر بعد ازاں بقاء علی الخطاء مدت العمر تک مانے جاوے۔
- وہ رسول پاک جو اعلیٰ درجہ کے اُمت مرحومہ کے بارہ میں حریص اور رحیم اور ہر ایک مہلکہ سے اعلام فرمانے والے ہیں دانستہ طور پر امت مرحومہ کو بجائے اس کے کہ لغزش سے بچائیں اُلٹا دھوکہ میں ڈال گئے ہوں۔
- ایک امر مہلک عظیم الشان سے معاذ اللہ بے خبر چلے گئے ہوں۔ یا بر تقدیر حصول علم اُمت مرحومہ کو نزولِ بروزی کا پتہ نہ دیا ہو۔

اگر نزول بروزی طور پر ہوتا تو بالضرور آنحضرت ﷺ کا شان حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ[16] اور وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ[17] ہرگز گوارا نہیں کر سکتا تھا کہ اس اشتباہ کے زہریلے اثر سے امت مرحومہ کو نہ بچائیں اور ایک حدیث میں بھی بروزی نزول کو ذکر نہ فرمائیں۔ اہ اسلام کے نزدیک مسلم الثبوت ہے کہ شارع علیہ السلام نے کل امورِ مہلکہ پر تصریح فرمادی ہے۔ قال اللہ تعالیٰ: وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰي يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا يَتَّقُوْنَ۔ وقال اللہ تعالیٰ: اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا۔[18]۔ وقال تعالیٰ:

وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَشَدَّ تَثْبِيْتًا وَّاِذًا لَّاٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ لَّدُنَّآ اَجْرًا عَظِيْمًا وَّلَهَدَيْنٰهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا۔[19]۔

ان آیات کی رو سے دین کا ابلاغ اور امت مرحومہ کو صراط مستقیم کی ہدایت ضروری ہے۔ جس کا مقتضی یہ ہوا کہ نزول برزی کی تقدیر پر بیان بروز واجب تھا۔ پیشین گوئیوں میں ایسی کوئی پیشین گوئی کہ جس میں امت مرحومہ

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol. 3 | Issue 2 |June -2020
DOI: 10.33195/journal.v3i2.263

کو بچانے کا اہتمام کیا گیا ہو اور جس کے بیان میں آپ نے دھوکہ کی وجہ سے خلافِ واقعہ بیان فرمایا ہو، کوئی نہیں کہ قادیانی بروز کے لیے نظیر بن سکے۔ اور یاد رہے کہ بحسبِ قولہٖ تعالیٰ اِنْ ہُوَاِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى[20] کے قادیانی صاحب ناکامیاب ہی رہیں گے "[21]۔

2۔ قادیانی غیر منطقی استدلال پر گرفت:

پیر صاحبؒ قادیانیوں کے مشن اور چال بازیوں کو بے نقاب کرتے ہیں کہ وہ یہاں پر کس انداز سے اور کیوں دھوکہ دے رہے ہیں۔ کبھی پہلے جملے میں نفی کر کے بعد میں اسکی وضاحت کرتے ہیں اور کبھی پہلے وضاحت کر کے آخر میں الحاصل کہہ کر تردید کرتے ہیں اور کبھی دونوں انداز سے۔ مثلاً امروہی صاحب لکھتے ہیں کہ " یہاں پر اس شخص کا ذکر کرنا چاہیے جو مصداق ہو پیشین گوئی مندرجہ: لِيُظْهِرَهٗ عَلَي الدِّيْنِ كُلِّهٖ[22] کا جس کی ایک خاص شان "علیٰ منہاج النبوۃ" واقع ہوئی ہے "[23]۔ پیر صاحبؒ اس کا جواب ان الفاظ میں دیتے ہیں "یہی فقرہ "جس کی ایک خاص شان علیٰ منہاج النبوۃ واقع ہوئی" صاف بتلا رہی ہے کہ آپ کی شہادت خطبہ میں (واشهد ان محمدًا خاتم النبيين) صرف زبانی ہی تھی۔ ہر چند کہ آپ عوام میں سرخروئی کے لیے اہلِ اسلام کا کلام زبان پر لاتے ہیں مگر پھر بھی بحسب کل اناء يترشح بما فيه کے راز ظاہر ہو ہی جاتا ہے۔ اور تاڑنے والے تو پہلے ہی تاڑ چکے ہیں کہ آپ چندہ روپیہ کے مستحق بھی انہیں شہادات علی نبوۃ قادیانی کی وجہ سے ہیں۔ نوبت بھی ایسی کہ شان خاص کے ساتھ بعد خاتم النبیین ﷺ کے صرف قادیانی کی دکان سے ملتی ہو کیا علی منہاج النبوۃ اُس شخص کو کہہ سکتے ہیں جس نے کشف نبوی کو خطاء پر حمل کیا ہو کما زعم القادیانی فی احادیث النزول"۔

ناظرین پر واضح ہو کہ خاکسار رزقہ اللہ موجبات رضائہ نے بمقابلہ لاف زنی مرزا غلام احمد قادیانی درباره اپنے عدیم المثل ہونے کے خداشناسی و تفسیر دانی میں امتحاناً اور محض اس کے اتنے بڑے دعوے کو توڑنے کے لیے اس سے کلمہ طیبہ کا معنی ظاہری طور پر اپنی کتاب شمس الہدایت کے ابتداء میں استفسار کیا تھا جس کے جواب پر قادیانی صاحب باوجود بے تعدد اصراروں معتقدین کے قادر نہ ہو سکے۔ کیا یہ اسکی لاف زنی[24] مندرجہ ایام الصلح فارسی صفحہ 132 مسطورہ ذیل کو خاک میں نہیں ملا دیتا۔ اور ظاہر ہے کہ ممتحن کو کلمہ طیبہ میں استفسار کرنے کی غرض صرف اتنی ہی تھی جو پبلک پر ظاہر ہو چکی اور قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ[25] کا ظہور ہو گیا "[26]۔

3۔ قادیانی سرقہ کی بے نقابی:

درج بالا استفسار معنی کلمہ طیبہ امروہی صاحب کی طرف سے دیے گئے جواب شمس بازغہ صفحہ 23 سے 26 تک کے ضمن میں پیر صاحبؒ کی وضاحت کا اسلوب کچھ یوں ہے " برائے خدا کوئی امروہی صاحب سے پوچھے کہ

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol. 3 | Issue 2 |June -2020
DOI: 10.33195/journal.v3i2.263

کیا آپ کو مرزا صاحب نے زر نقد جماعت کی چندہ کی اسی لیے عطا کی تھی کہ چند آیات قرآنیہ کی تفسیر لکھ دی جائے۔اور وہ بھی تفسیر کبیر وغیرہ کے دلائل محررہ کا ترجمہ اپنے نام منسوب کیا ہوا ہو۔ ہر گز نہیں۔ بلکہ اُنہوں نے مزید براں عطیہ منتیں اور زاری کر کے اپنی جان کو جو "لا" کے شکنجہ میں جکڑی ہوئی تھی، خلاص کرنا چاہا تھا۔اِدھر تو وہ بیچارہ جکڑا ہوا من انصاری کہہ کر پکار رہا ہے اُدھر امروہی صاحب زر نقد لے کر اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا[27] کا مصداق بنے ہوئے ہیں۔ ظاہر ہے کہ تعدد وجوب کی تقدیر پر عالم کا وجود ہی متصور نہیں۔لما مر فی شق الاعتراض اور فساد تو بعد الوجود ہوتا ہے۔ علماء عصر پر امروہی کی عبارت سے ظاہر ہو گیا ہو گا کہ انہوں نے جہل مرکب کا پورا پورا ثبوت دیا ہے۔ مگر اس کی چالاکی قابل آفرین ہے کہ اپنی جہالت کے اوپر پردہ ڈالنے کے لیے منہیہ میں لکھ دیا کہ "واضح خاطر عاطر ناظرین ہو کہ ہم نے اس جواب میں مؤلف کا ایسا تعاقب کیا ہے کہ جدھر کو وہ گیا اُدھر ہی کو ہم بھی اس کے ساتھ ساتھ گئے"[28]۔ پیر صاحبؒ اس تعلی کے تعاقب میں لکھتے ہیں کہ "میں کہتا ہوں کہ ہاں بے شک آپ کا یہ کہنا بجا اور سچ ہے۔ نافہم طالبعلم کا وطیرہ ہوتا ہے کہ معلم کے پیچھے طوطی کی طرح صرف الفاظ بعینہ کہتا چلا جائے"[29]۔

4۔ غیر منطقی دلائل پر تضیع اوقات:

مرزا صاحب کے مورخہ 5 نومبر 1901ء پر کہتے ہیں کہ "اگر خدائے تعالیٰ سے غیب کی خبریں پانے والا نبی کا نام نہیں رکھتا تو پھر بتلاؤ کس نام سے اس کو پکارا جائے۔ اگر کہو اس کا نام محدث رکھنا چاہیے تو میں کہتا ہوں کہ تحدیث کے معنی کسی لغت کی کتاب میں اظہار غیب نہیں ہے۔ مگر نبوت کے معنی اظہار غیب ہے"[30]۔ پیر صاحبؒ مرزا کے اس جہل مرکب پر فرماتے ہیں کہ "مجھ کو اپنے اوقاتِ عزیزہ کے تضیع پر جو ایسے جاہلانہ اشتہارات کی تردید میں ہو رہی ہے، نہایت رنج وافسوس آتا ہے مگر کیا کروں بعض احباب نے مجبور کر رکھا ہے"[31]۔

امروہی صاحب لکھتے ہیں کہ "قولہ تعالیٰ: اَنْزَلَ عَلٰي عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا[32] میں تقدیم وتاخیر نہیں کیونکہ مخاطب کا ذہن بعد سننے اَنْزَلَ عَلٰي عَبْدِهِ الْكِتٰبَ کے فوراً کجی کی طرف کیا گیا کہ شاید منزل علیہ جس پر کلام اتاری گئی ہے خدا نہ بن گیا ہو۔ لہٰذا ضروری ہوا کہ فوراً ہی ارشاد فرمایا جائے کہ لَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا۔ کیونکہ جس طرح وہ شبہ فوراً پیدا ہوا تھا اُس کا دفع بھی فوراً چاہیے"[33]۔ پیر صاحبؒ اسکی تردید میں فرماتے ہیں کہ "ایہاالناظرون غور فرماویں کجی اور عوج تو مخاطب کے ذہن میں پیدا ہوئی اور اسکا دفعیہ اس طرح پر ہوا کہ لَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا یعنی اللہ تعالیٰ نے اس کتاب میں عوج واختلاف نہیں رکھا کہ کہیں کچھ اور ہو کہیں کچھ اور۔ بھلا اس دفعیہ کو کیا دخل ہے اس وہم کے دفع کرنے میں۔ پھر غور فرمائی کہ کیا: اَنْزَلَ عَلٰي عَبْدِهِ الْكِتٰبَ سے وہم مذکور پیدا ہو سکتا ہے۔اور جن عباد پر کلام اتاری جاوے اُن

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol. 3 | Issue 2 |June -2020
DOI: 10.33195/journal.v3i2.263

میں خدا بننے کا استحقاق کوئی خیال کر سکتا ہے۔ ہاں بے شک ایسے وہم قادیانی اور امروہی کو پیدا ہو سکتے ہیں اسی لیے ہُوَالَّذِیٓ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَہٗ بِالۡہُدٰی [34] کے سننے سے رسول بن گئے اور آیات الوہیت کے سننے سے خدا بن گئے۔ نہ صرف دعویٰ کیا بلکہ نیا آسمان بھی پیدا کر دیا (دیکھو کتاب البریہ للقادیانی) تیسری دفعہ پھر غور فرماویں کہ بالفرض اگر وہم مذکور پیدا بھی ہو تو کیا تصریح عبدہ کی اس کے دفع کرنے کے لیے کافی نہیں ہو سکتی جس نے عبدہ کو نہ مانا وہ وَلَمۡ یَجۡعَلۡ لَّہٗ عِوَجًا کو کیسے مانے گا۔ بلکہ عبدہ کی تصریح تو اس مرزائی وہم کا دفعیہ بہ نسبت وَلَمۡ یَجۡعَلۡ لَّہٗ عِوَجًا کے بخوبی کر دیتی ہے۔ کہاں تک ہم جہالت آزمودہ مضامین کی تردید میں تضیع اوقات کریں"[35]۔

5۔ طعن و تشنیع اور حسنِ جواب:

پیر صاحبؒ فرماتے ہیں کہ مرزا جی نے اپنی تفسیر میں مطاعن اور گالیوں اور تحریف معنوی کو اس حد تک پہنچا دیا ہے کہ کبھی کسی سے بھی نہ ہو سکی۔ بالخصوص محرر سطور عفی عنہ بہ الغفور پر بڑے بڑے عنایات فرمائے ہیں جن کے مقابل میں بغیر اس مصرعہ کے کچھ عرض نہیں کر سکتا۔ بتر زانم کہ خواہی گفت آنی

اور سوائے اس مصرعہ خواجہ حافظ علیہ الرحمہ کے کوئی معاوضہ ادا نہیں کر سکتا۔ بدم گفتی و خورسندم عفاک اللہ نکو گفتی

میں آپ کا بڑا ممنون ہوں گا اگر آپ مجھے منہ بھر گالیاں دے لیویں مگر کتاب اللہ و سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و اجماع امت مرحومہ میں دخل بے جا نہ کریں۔ نیز گالیوں کو ہماری ذات تک محدود رکھیں اور ہمارے منہ سے جو کلمات نکلتے ہیں اُن کو گالیاں نہ دیں۔ کیونکہ بفضل اللہ و حولہ اکثر اوقات آپ کے مخالفین کے منہ سے آیات قرآنیہ واحادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تسبیحات و تہلیلات بھی نکلتی رہتی ہیں۔ لہٰذا گزارش ہے کہ آپ کے اس کہنے میں (وھو خبیث وخبیث ما یخرج من شفتیہ[36] وہ پلید ہے اور پلید ہے جو اس کے منہ سے نکلتا ہے) ماخوذ نہ ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور ہم کو کتاب و سنت اور اجماع امت والے صراط مستقیم پر چلائے"[37]۔

6۔ تحریفات پر شدت:

شمسِ بازغہ کے صفحہ 246 امروہی صاحب کی لغویات پر پیر صاحب یوں رقمطراز ہیں کہ "افسوس ہے امروہی کے ایمان پر کہ اُس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیان ذیل (فقال یجزیھم ما یجزی اھل السماء) پر گستاخانہ بکواس کی۔ یعنی جس نے بعام کے معنی بغیر گندم وغیر کے تسبیح و تہلیل لیا ہے وہ بے تمیز ہے۔ اس کو قرآنِ کریم کے کلمات کے معنی حقیقی و مجازی سے خبر نہیں۔ اے مؤلف (امروہی) تم کو ہمارے پیغمبر افضل الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کی

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol. 3 | Issue 2 |June -2020
DOI: 10.33195/journal.v3i2.263

عداوت اور دشمنی ہے کہ ہر جگہ آپ ﷺ کے ارشادِ پاک اور قرآن مجید میں تعارض ٹھہرا دیتے ہو۔ اتنی عداوت تو پادریوں، آریوں وغیرہ نے بھی نہیں کی کہ قرآن وحدیث میں ایسا بے جا دخل کریں"[38]۔

ایک اور جگہ امروہی صاحب فی قتلہ عند باب لدٍ کے متعلق لکھتے ہیں کہ " لُدٌ جمع الد بمعنی جھگڑالو۔ مراد اس سے لاٹ پادری ہے جو بمعہ اپنے ماتحت پادریوں کے ہلاک ہو رہا ہے۔ یعنی مسیح موعود (قادیانی) اس کو ہلاک کر رہا ہے"[39]۔

پیر صاحبؒ اس کی تشریح و تردید کچھ یوں بیان کرتے ہیں "ناظرین خدارا انصاف۔ حدیث شریف کے ساتھ کس قدر تمسخر ہو رہا ہے۔ میں کہتا ہوں تحریف نہایت بعید ہونے کی وجہ سے مردود ہے۔ اگر بالضرور آپ کو خلافِ مرضی آنحضرت ﷺ کے بکواس کا شوق ہے تو پھر مناسب تر معلوم ہوتا ہے کہ فی قتلہ عند باب لدٍ کا معنی یہ ہو کہ مسیح موعود دجال کو قتل کرے گا لدھیانہ کے دروازہ کے نزدیک قادیان میں۔ دجل یعنی تحریف وغیرہ تو عرصہ سے واقع ہو رہی ہے۔ اب دیکھئے مسیح موعود کب تشریف لاتے ہیں۔ ایسے واہیات مضامین کا جواب کیا لکھا جاوے۔ جواب تو یہی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسا شخص پیدا ہو۔ ایہا الناظرون آیات واحادیث کی تحریف سُنی نہیں جاتی ورنہ ہماری اور انکی کوئی عداوت وغیرہ نہیں"[40]۔

اسی طرح ایک اور جگہ پر امروہی صاحب نے کہا کہ "بیضاوی وکشاف وغیرہ نے جملہ (آیت) لَیُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ[41] کو جملہ انشائیہ لکھا ہے۔ اس کے جواب میں پیر صاحبؒ: لعنة الله على الكذبين ونعوذ بالله من زلة الجاهلين۔ بیضاوی وکشاف وغیرہ نے لَیُؤْمِنَنَّ کو خبریہ مؤکد بالانشائیہ ٹھہرایا ہے۔ امروہی کی کسی تاویل کی تردید کی حاجت نہیں۔ تاہم باصرار اُن احباب کے جو پہلے مرزا صاحب وامروہی کی علمیت کے بڑے معتقد تھے، ہم کو بغیر کسی قدر تضیع وقت کے خلاصی نہیں۔ قادیان کے مشن جیسا کوئی اور مشن غیر مہذب وناتراشیدہ دیکھنے میں نہیں آیا۔ منقول ومعقول دونوں ان کی لغزش آمودہ، کجی اور جہالت مرکبہ سے بھری ہوئی ہیں۔ جن کی اصلاح و درستی بجز اس کے متصور نہیں کہ از سر نو ان کو علوم نقلیہ وآلیہ کی تعلیم دی جائے۔ اور جہالت مرکوزہ کے نکالنے کے لیے لڑکوں کی طرح ان کی پیٹھوں پر پتھر رکھے جاویں۔ اتنی نالائقی کے باوجود پھر بھی کوئی بشر عامی سے لے کر نبی تک اِن سے نہیں بچتا۔ اخیر میں جا کر استحالہ عقلی کو مشعل راہ بنا لیتے ہیں۔ اس میں بھی لغزش سے خالی نہیں۔ کیونکہ استبعاد عقلی کو استحالہ عقلی سمجھ کر نصوص بینہ کا انکار مثل سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا الخ[42]۔ اور وَمَا قَتَلُوْهُ یَقِیْنًا بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَیْهِ[43] اور سائر آیات بینات کر دیتے ہیں"[44]۔

7۔ تنبیہات اور دعائیہ کلمات:

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol. 3 | Issue 2 |June -2020
DOI: 10.33195/journal.v3i2.263

سیف چشتیائی میں اکثر مقامات پر پیر صاحبؒ فریق مخالف کے دلائل، تحریفات و لاف زنی کے مدلل جوابات دینے کے بعد تنبیہ و گزارش کرتے ہیں کہ دجل فریبی سے باز آجاؤ۔ بعض مقامات پر ہدایت کی دعا بھی کرتے ہیں۔ چنانچہ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ "اے مؤلف (امروہی) آنحضرت ﷺ کی احادیث کو مان لو۔ اُن کفار کی طرح انتظار نہ کرو جن کا ذکر یہ فرمایا گیا هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ [45] کیونکہ پھر ایمان لانا نافع نہ ہوگا۔قال تعالیٰ : لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ [46]۔اے مؤلف آنحضرت ﷺ تم کو اور تمہارے مرشد (مرزا غلام احمد قادیانی) کو کیا عداوت ہے کہ ہر ایک حدیث کو یا تو مخالفِ نصوص قرآنیہ ٹھہرا دیتے ہو یا تحریف صریح کر دیتے ہو۔ پھر آخر میں ہم پر الزام لگاتے ہو کہ (اور اصل بات تو یہ ہے کہ آپ عالمِ ملائکہ کے بالکل منکر ہو)۔ جب ہم نے شمس الہدایت میں بدلائلِ کثیرہ ملائکہ کا نزول اور وجود بمقابلہ انکار قادیانی کے کر دکھایا تو امروہی صاحب سے اور کچھ نہیں بن پڑی تو لاجواب ہو کر یہ کہہ دیا۔ واہ صاحب جواب اس کا نام نہیں ہے۔ یہ تو بلا وجہ اور بلا ثبوت کسی کو متہم کرنا ٹھہرا۔ ہم نے تو ہر جگہ میں تمہارے قادیانی کی عبارتیں بحوالہ کتاب وصفحہ وسطر نقل کر دی ہیں"[47]۔

خلاصہ بحث:

سید پیر مہر علی شاہؒ 1275ھ کو اسلام آباد میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم خانقاہ گولڑہ شریف، علوم متداولہ کی تعلیم پاکستان کے مختلف مدارس اور تفسیر، حدیث اور فقہ کی تعلیم مولانا لطفؒ اللہ علی گڑھی اور مولانا احمد علی سہارنپوریؒ سے ہندوستان میں حاصل کی۔ بیس برس کی عمر میں علومِ رسمیہ ومتداولہ کی تکمیل کر لی۔1356ھ بمطابق 11 مئی 1937ء کو رحلت فرمائی۔ رد قادیانیت پر آپؒ نے "سیفِ چشتیائی یعنے حجۃ اللہ البالغۃ علی الشمس البازغۃ واصلاح الفصیح لاعجاز المسیح" کتاب تحریر فرمائی۔ جس کے مضامین وخصوصیات کو اس مقالہ میں واضح کیا گیا ہے کہ آپؒ نے قادیانیوں کے دجل، نظریات ولغویات، جہل مرکب اور قرآن وحدیث میں تحریفات کے مہلکہ نتائج سے باخبر کرتے ہوئے فریق مخالف کے اعتراضات کو " قولہ "اور اپنے جوابات کو "اقول" لکھ کر ترکی بہ ترکی جوابات دیے ہیں اور ان سے باز رہنے کی گزارش کی ہے۔ سرقہ عبارات کی نشاندہی اور مطاعن آمودہ فقرات واشعار کا بالقلب ورود کیا ہے۔ لغو اور لاف آمودہ اعتراضات کے جوابات دینے کو تضیع اوقات کی وجہ سے گریز کیا ہے۔ قادیانی دعاویٰ مسیحیت، مہدویت اور ظلی بروزی ومستقل نبوت کے ضمن میں قادیانیوں کے دیے گئے دلائل سے ہی اُن کی تردید فرما کر عقیدہ ختمِ نبوت اور حیات عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو نہایت مدلل انداز میں ثابت کیا گیا ہے۔اسی طرح نتائج میں سیف چشتیائی کی خصوصیات ومضامین سامنے آگئے جس میں اختصار کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے جامع مانع انداز اپنایا گیا ہے۔ نیز مسروقہ عبارات کی نشاندہی ہو گئی ہے اور ادب

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol. 3 | Issue 2 |June -2020
DOI: 10.33195/journal.v3i2.263

الاختلاف سامنے آیا کہ فریق مخالف کی غلط املا وانشاء اور بے ترتیب عبارات کی اصلاح کی گئی ہے۔اسی طرح یہ بھی ادب الاختلاف سامنے آیا کہ اس کتاب میں فریق مخالف کی عزت نفس کو مجروح نہیں کیا گیا۔بلکہ فریق مخالف کی غیر مناسب باتوں کو جواب دعائیہ کلمات سے دیا گیا ہے۔مزید برآں قادیانی عقائد و نظریات کی توضیح وتردید کی گئی ہے۔

حواشی وحوالہ جات

1. فیض احمد فیض، مہر منیر،(لاہور: پاکستان انٹر نیشنل پر نٹر ز،1973ء)،66۔
2. فیض احمد فیض، مہر منیر،80۔
3. فیض احمد فیض، مہر منیر،88۔
4. فیض احمد فیض، مہر منیر،144۔
5. فیض احمد فیض، مہر منیر،338۔
6. سید اختر حسین سرہندی، مقدمہ مرزائیہ بہاول پور،(لاہور: جسارت پر نٹر ز،1973ء)،ص151۔
7. پیر مہر علی شاہ، سیف چشتیائی،66۔
8. پیر مہر علی شاہ، سیف چشتیائی،26۔
9. فیض احمد فیض، مہر منیر،432۔
10. پیر مہر علی شاہ، سیف چشتیائی،207۔
11. پیر مہر علی شاہ، سیف چشتیائی،180۔
12. پیر مہر علی شاہ، سیف چشتیائی،121۔
13. پیر مہر علی شاہ، سیف چشتیائی،122۔
14. پیر مہر علی شاہ، سیف چشتیائی،124۔
15. پیر مہر علی شاہ، سیف چشتیائی،127۔
16. التوبہ:128۔
17. الانبیاء:107۔
18. المائدہ:3۔
19. النساء:66-68۔
20. النجم:4۔
21. پیر مہر علی شاہ، سیف چشتیائی،47-48۔
22. الفتح:28۔
23. مولوی حسن امروہی، شمس بازغہ،
24. "ایں وقت زیر سقفِ نیلگوں ہیچ متنفس قدرت ندارد لاف برابری بامن زند۔ من آشکارے گوئم وہر گز باک ندارم۔اے اہالی اسلام در میان شما جماعتے مے باشد کہ گردن بدعویٰ محدثیت، ومفسریت برمیفرازند وطائفہ اند کہ از نازش ادب پا بر زمین نگزارند وگروہے اند کہ دم بلند از خداشناسی زنند وخود را چشتی وقادری ونقشبندی وسہروردی وچہا چہا گویند۔ایں جملہ طوائف را نزد من بیارند"

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol. 3 | Issue 2 |June -2020

DOI: 10.33195/journal.v3i2.263

25- البقرة: 256۔

26- پیر مہر علی شاہ، سیف چشتیائی، 93۔

27- البقرة: 166۔

28- مولوی احسن امروہی، شمس بازغہ حاشیہ، 26۔

29- پیر مہر علی شاہ، سیف چشتیائی، 95۔

30- قادیانی، مرزا غلام احمد، اشتہار ایک غلطی کا ازالہ، 1901ء، 3۔

31- پیر مہر علی شاہ، سیف چشتیائی، 25۔

32- الکھف: 01

33- مولوی حسن امروہی، شمس بازغہ، 165۔

34- سورۃ فتح:

35- پیر مہر علی شاہ، سیف چشتیائی، 199۔

36- مرزا غلام احمد قادیانی، اعجاز المسیح، 196۔

37- پیر مہر علی شاہ، سیف چشتیائی، 66س۔

38- پیر مہر علی شاہ، سیف چشتیائی، 218۔

39- مولوی احسن امروہی، شمس بازغہ، 118۔

40- پیر مہر علی شاہ، سیف چشتیائی، 184۔

41- النساء: 159

42- بنی اسرائیل: 1

43- النساء: 157-158

44- پیر مہر علی شاہ، سیف چشتیائی، 157۔

45- البقرة: 210۔

46- الانعام: 185۔

47- پیر مہر علی شاہ، سیف چشتیائی، 215۔